ہیری پوٹر کی دیو مالا: کروڑوں کتابیں فروخت ہو گئیں

جدید عہد کا سائنسی ذہن اب مابعد الطبیعیات کا طالب ہے

۱۹۹۹ء میں بین الاقوامی ادب میں جے کے رولنگ [J. K. Rowling] کے نام کو عالمی شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ وہی خاتون ہیں جو بچوں کے ہر دلعزیز کردار، ہیری پوٹر کی خالقہ اور اس سلسلے کی چھ محیر العقول دیو مالائی کہانیوں اور داستانوں کی مصنفہ ہیں۔ یہ داستان ہیری پوٹر [Harry Potter]، ہیری نامی لڑکے کے گرد گھومتی ہے جس کے والدین کو انتہائی طاقتور جادوگر نے قتل کر دیا تھا۔ لیکن یہ قتل، اس جادوگر کی طاقت کے زوال کا سبب بنا۔ اپنی کھوئی ہوئی طاقت بحال کرنے کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ جادوگر ہیری کو قتل کر دے۔ اس تصور کے ساتھ ہی جادوگر اور ہیری کے درمیان اس افسانوی کشمکش نے جنم لیا جس کی دیو مالائی تفصیل ہیری پوٹر کی چھ جلدوں میں چار ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ گیارہ سالہ پوٹر نے جب جادونگری میں اپنا پہلا قدم رکھا تو اس کے سامنے دو بڑے مسئلے تھے:

☆ اپنے ماں باپ کے قتل کا انتقام لینا۔

☆ اس عظیم جادوگر، لارڈ ڈوولڈیمورٹ [Loed voldemoet] کے خلاف اپنا دفاع کرنا۔

سائنس کے اس ''عظیم الشان'' دور میں جب ہر جگہ Development Progress اور Rationalism کا شہرہ ہے اور عہد حاضر کا بچہ، بوڑھا، جوان اور ہر انسان جدید انسان بنا دیا گیا ہے جس کے سانچے بھی جدید ہیں جو سائنسی انداز فکر سے سوچتا اور سائنس کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر اپنی زندگی کے سفر کا آغاز کرتا اور اسی سائنسی طلسم کدے میں اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ ایسے جدید انسان کے لیے ہیری پوٹر کی کہانی میں آخر کیا کشش ہے اس کہانی کے بین السطور میں طبیعیات، کیمیا، فلکیات، خلانوردی، ریاضی کے کون سے آفاقی اصول بیان ہوئے ہیں جس کے باعث یہ کتاب یورپی مغربی معاشرے کی مقبول ترین کتاب بن گئی ہے دنیا کی تاریخ میں ایسی مقبولیت وشہرت مغرب میں ابھی تک کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی۔ ہیری پوٹر کی یہ غیر سائنسی بے سروپا افسانوی کہانی، داستان اور دیو مالا کوئی پرانی، لوک داستان نہیں، یہ عہد قدیم کی کہانی نہیں، بلکہ اکیسویں صدی

کی تخلیق ہے جب کہ سائنسی مادی، عقلی، ذہنی ترقی اپنے عروج پر ہے۔ ہیری پوٹر کی اس داستان کا ساٹھ سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور اب تک اس کی ۳۰ کروڑ سے زائد جلدیں فروخت چکی ہیں۔ ہیری پوٹر سلسلے کی آخری کتاب جلد منظرِ عام پر آیا ہی چاہتی ہے اور دنیا بھر میں لاکھوں شائقین اس کتاب کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان شائقین کا تعلق کسی مذہبی تہذیب سے نہیں بلکہ امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا اور یورپ کے وہ افراد اس کے شائقین اور منتظرین میں شامل ہیں جنھیں زعم ہے کہ وہ دنیا کے سب سے زیادہ عقل مند، فائق، برتر، بہتر اور سائنسی لوگ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو جدید ترین سائنسی علوم حاصل کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں۔ سائنس کے جدید عہد میں پیدا ہونے والے سائنسی ذہن کے مالک سائنسی اندازِ فکر کے حامل مغربی اور یورپی ممالک کے لوگوں، عورتوں اور بچوں میں اس جھوٹی دیومالا کی مقبولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان آج بھی عہد قدیم کا انسان ہے عہد جدید اس کے سانچے توڑ نہیں سکا۔ انسان آج بھی مابعد الطبیعیاتی حقائق پر ایمان لاسکتا ہے۔ جدیدیت پسندوں کا یہ دعویٰ کہ آج کا انسان قدیم زمانے سے مختلف ہے، باطل ثابت ہو گیا ہے۔

ایران یورپ و امریکہ کے مسلم جدیدیت پسند مفکرین کا خیال ہے کہ مسلمانوں میں کسی نئے پیغمبر کا ظہور کا سوال اتنا ہی قابل اعتراض ہے جتنا خدا کی وحدت کا انکار۔ختم نبوت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان پر زوال آ گیا ہے اور اب انسانیت اس لائق نہیں رہی کہ وہ عالم غیب کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کر سکے۔ اور نہ یہ مطلب ہے کہ انسان اب پیام الٰہی اور ہدایت خداوندی سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ خاتمیت کی وجہ یہ ہے کہ انسانی معاشرہ بالغ ہو گیا ہے۔ اپنے دینی ورثے کی حفاظت ہی نہیں بلکہ اس کی تعلیم وتفسیر کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ ختم نبوت اس بات کی بشارت ہے کہ انسان اور معاشرہ درجہ کمال تک پہنچ گیا ہے۔ ہر آنے والے دور میں سوچ اور فکر کا سرمایہ پرانے عہد کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا جائے گا۔ فکر کی میراث کے عہد بہ عہد اضافے کی روشنی میں لوگ قرآن مجید میں ایک نیا جہان معنی دریافت کرتے رہیں گے۔ اس دریافت کو اجتہاد کہتے ہیں۔ یہ دریافت اور اجتہاد خاتمیت کا راز بزرگ ہے۔ مخلص جدیدیت پسند مسلم مفکرین کے یہ دلائل خطبات اقبال کے سرقے پر مشتمل ہیں اور نہایت لغو و بے بنیاد ہیں اور کسی نوع کی تاریخی اساس نہیں رکھتے، یہ کہنا کہ ذات رسالت مآبؐ کے عہد میں انسانی معاشرہ بالغ ہو گیا، تمام انبیائے سابقین کی تنقیص ہے گویا ان کے معاشرے نابالغ تھے اور نعوذ باللہ انبیاء کا فکر و پیغام بھی بلوغت کی منزل تک نہیں پہنچا تھا۔ یہ انتہائی احمقانہ خیال ہے کہ انسان اور معاشرہ پندرہ سو برس پہلے اچانک خود بخود درجہ کمال کو پہنچ گیا لہٰذا اس کمال کے باعث اللہ تعالیٰ مجبور ہو گیا۔ نعوذ باللہ کہ وہ فوراً آخری کتاب اور آخری رسول کو نازل فرما کر خاتمیت نبوت کو ممکن بنا دے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت و کمال کو انسانی معاشرے کے درجہ کمال اور بلوغیت سے مشروط کرنا جدیدیت پسندوں کا خاصہ ہے۔ یہ نادان جدیدیت پسند اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ پچھلے نابالغ معاشروں میں افلاطون ارسطو اور سقراط وغیرہ کیسے پیدا ہو گئے جن کے بارے

Harry Potter

ہیں مغرب کے بڑے فلسفی وہائٹ ہیڈ کا کہنا ہے کہ جدید مغربی فلسفہ پلیٹو کے فلسفے کے فٹ نوٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ Westren Philosophy is a foot note to Plato اگر آج کا جدید مغربی معاشرہ بلوغت کے اعلیٰ مدارج طے کر چکا ہے تو وہ ڈھائی ہزار سال پرانے نابالغ معاشرے اور نابالغ علم کے پروردہ پلیٹو کے فٹ نوٹ سے زیادہ فلسفہ کیوں تخلیق نہ کر سکا۔ اس کا مطلب تو یہی ہے کہ قدیم معاشرے بالغ نظر تھے، جدید معاشرے نابالغ اور اجہل ہیں، اسی لیے اہرام مصر کے کمالات آج تک جدید مغربی ماہرین کی سمجھ میں نہیں آسکے، وہ بار بار یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ اس زمانے میں نہ ڈمپر تھے نہ لوڈر نہ کرین تھی نہ جہاز نہ ٹرالر تھے نہ ٹرین پھر یہ ہزاروں من وزنی پتھر کاٹے کیسے گئے، لائے کیسے گئے، اٹھائے کیسے گئے، لگائے کیسے گئے، جس مغرب کا یہ حال ہے کہ وہ آج تک یہ معلوم نہیں کر سکا کہ اہرام مصر کے لیے چونا، گارا، پتھر کہاں سے کیسے لایا گیا اس مغرب کے حلیف مسلم فلسفی یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ صرف پندرہ سو برس پہلے دنیا کے تمام انسان یک بیک، یک لخت، اچانک بالغ ہوگئے تھے، لہٰذا خاتمیت نبوت کا فیصلہ کر دیا گیا۔ یہ جدیدیت پسند حاضر کے انسان کو سائنسی انسان سمجھ کر دین کی تعلیم وتبلیغ سائنسی اسلوب، اعداد وشمار اور تجربات طبعی سے کرنا چاہتے ہیں جو صرف مغربیت سے مرعوبیت ہے۔

پاکستان میں پوٹر کے شائقین کی اکثریت اول لیول اور اے لیول کے بچوں سے تعلق رکھتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ تاریخ کے اس دور میں کہ جب سائنس خدا کی حیثیت لے چکی ہے۔ اس غیر سائنسی، غیر ریاضی، غیر منطقی، غیر عقلی، بے بنیاد داستان کا اس قدر زبردست خیر مقدم کیوں کیا گیا جو سائنس کے بنیادی اصولوں سے انحراف رکھتی ہے؟ یہ ایک ایسی صورت حال ہے جو بہت ہی حیرت انگیز اور دلچسپ ہے۔

ہیری پوٹر کی داستان اس خیالی، افسانوی، جادونگری کے بارے میں بتاتی ہے جہاں ہر کام جادوئی چھڑی گھمانے سے ہو جاتا ہے۔ یہ کہانی خالصتاً مغربی ذہن کی نشاندہی کرتی ہے۔ دنیا کو ایک ہی جھٹکے میں تسخیر کرنا، مغرب کی اولین خواہش ہے۔ لیکن جہاں جہاں یہ داستان مغرب کی ترجمانی کرتی ہے وہاں یہ سائنس کے تمام مبادیات اور بنیادی اصولوں کا انکار بھی کرتی ہے۔

سائنس، مذہب اور جادو جیسی چیزوں کا انکار کرتی ہے۔ اس کے برعکس ہیری پوٹر تو جادونگری ہی کی کہانی ہے۔ سائنس کا کہنا ہے کہ انسان کی عقل صرف Rational Aproach ہی کو قبول کرتی ہے۔ لیکن ہیری پوٹر تو جادونگری کے جھوٹے قصے سناتی ہے۔ جادو...... جس کے رونما ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ دوسری جانب ہیری پوٹر کو دنیا بھر میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ اخلاق وجذبات اور الہام وخدا کا سائنس کی رو سے کوئی وجود نہیں۔ سائنس کے مطابق اصل حقیقت [Reality] تو Matter ہے لیکن جادو تو مادہ نہیں پھر اس سلسلے کی مقبولیت کا راز کیا ہے؟

یہ عجیب بات ہے کہ مدارس ومساجد میں ہیری پوٹر کو کوئی وقعت نہیں ملتی۔ حتیٰ کہ پاکستان میں بھی اس

Harry Potter

کتاب کی مقبولیت ایک خاص طبقے تک محدود ہے۔ لندن اور امریکن بورڈ سے پڑھنے والے طلباء، جن کی تعلیم قابلیت بہت ہی اعلیٰ سمجھی جاتی ہے، ایک ایسی کتاب کے شائق ہیں جس میں رونما ہونے والے واقعات کا عام زندگی میں کبھی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مدارس کے طلباء الہام پر یقین رکھتے ہیں۔ واقعہ معراج پر ایمان رکھتے ہیں اور براق کی رفتار واقعہ شق قمر اور اس کے وجود پر یقین کرتے ہیں اس لیے کہ یہ ایمان بالغیب ہے لیکن کسی مدرسے میں پڑھنے والے بچے یا پڑھانے والے عالم نے اپنے آپ کو خدا کا برگزیدہ سمجھتے ہوئے اسلامی معاشرے تاریخ وتہذیب کی تشکیل تعمیر احیاء وقیام کے لیے دیو مالائی کہانیوں کا سہارا نہیں لیا اور لوگوں کو جادوگری کے افسانوں کے ذریعے متاثر کرنے کی کوشش نہیں کی، اس لیے کہ اسلام نے جادو کو کفر قرار دیا۔ واقعہ معراج، براق، شق القمر معجزات اور وجود باری کا مضحکہ اڑانے والے آخر پوٹر کی کہانیاں اتنے شوق سے کیوں ہضم کر رہے ہیں؟ دنیا کی تاریخ میں شاید ایسا پہلی بار ہوا کہ عہد جدید کا انسان اور انگریزی اسکولوں کا سائنسی بچہ اور آج کا سائنسی ذہن جو ہر دم Rationality کے درمیان سانس لیتا ہے، [اور جس کی عقل بقولِ مغرب Rational Approach ہی کو قبول کرتی ہے] اس کتاب کے افسانوں پر ایمان لے آیا ہے۔ کتاب کو پڑھ کر بہت سے بچوں نے جادوئی کمالات دکھانے کی کوشش کی چند بچے جادوگرنی کی جھاڑو کے تتبع میں جھاڑو پر بیٹھ کر کثیر المنزلہ عمارت کی چھت سے اڑنے کی کوشش میں خاک پر گرے اور رزق خاک ہوگئے۔ علامہ اقبال، غلام احمد پرویز، جاوید غامدی، وحید الدین خان، ڈاکٹر منظور احمد سے کوئی پوچھے کہ عہد حاضر کے جدید اور بالغ ترین ریشنل سائنسی ذہن رکھنے والا انسان یہ کیا تماشے کھا رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

۱۷ویں صدی میں مغرب کے اعلیٰ ترین اور بڑے بڑے مفکرین وفلاسفہ کے مطابق ہر وہ چیز جسے ہم اپنے محسوسات، مشاہدات، مطالعات، تجربات اور مادی تجربات سے ثابت نہ کرسکیں، اس کی حیثیت ایک کہانی دیو مالہ، داستان، خواب سے زیادہ نہیں۔ وہ اساطیر الاولین ہے۔ مغربی فکر وفلسفے کی علمیات کونیات اور مابعد الطبیعیات میں اصل حقیقت [Reality]، مادہ [Matter] ہے۔ تمام مغربی فلسفہ ماڈرن یا پوسٹ ماڈرن یا مارکس ازم بھی مادہ کو اصل حقیقت مانتا ہے، لیکن اس حقیقت کے باوجود ہیری پوٹر کی فروخت یہ بتاتی ہے کہ مغرب کا انسان طبعیات اور مادیت سے گھبرا کر اب مابعد الطبیعیات تک رسائی چاہتا ہے لیکن اس پیاس کو بجھانے میں عالم اسلام کیا کردار ادا کرسکتا ہے؟ ہیری پوٹر کی کہانیوں کی فروخت سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انسان کا ذہن، اور اس کے محسوسات ومشاہدات، آج بھی مابعد الطبیعیات کو قبول کرنے پر تیار ہیں۔ لہٰذا عہد حاضر کے انسانی ذہن کو سائنسی اعداد وشمار کے فضول گورکھ دھندوں کے ذریعے اسلام سمجھانے کے بجائے اسلام کو سادہ طریقے سے پیغمبر اعظم کے طرز واسلوب میں مابعد الطبیعیاتی اصولوں کے تحت سمجھایا جائے تو عصر حاضر کا انسان اسے بخوبی بخوشی قبول کرے گا۔ بشرطیکہ اس علم ودعوت وتبلیغ کے ساتھ روحانی شخصیت ہو سیاسی ونعرہ باز داعی نہ ہوں۔

ساحل مارچ ۲۰۰۷ء